Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

حُور کے پہلو میں

رضوانہ پرنس

''امی پلیز میں کوئی چائے وائے نہیں بنا رہی' میرا کچن میں جانے کا ذرا سا بھی موڈ نہیں ہو رہا۔'' علینا کے لہجے میں اتنی بیزاری تھی کہ ہاجرہ بس اس کا منہ دیکھ کر رہ گئیں لیکن آنکھوں میں چھپی خفگی بتا رہی تھی کہ وہ اس سے ناراض ہو گئی

ہیں اور ہاجرہ کے اس انداز سے علینا اچھی طرح واقف تھی تبھی وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اچھا بنا رہی ہوں چائے لیکن امی مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنی شدید گرمی میں آخر شرجیل بھائی کو سوجھتی کیا ہے

www.urdupalace.com

گھر سے نکلنے کی اور اگر خیر خیریت سے ہمارے یہاں پہنچ بھی جاتے ہیں تو کم از کم بیچاری گرمی کی عزت کا خیال کر کے چائے تو نہ مانگا کریں۔" اس کی آواز خاصی اونچی تھی ہاجرہ نے گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھا۔

"کم بخت ایک تو اپنے گلے میں بھونپو فٹ کیا ہوا ہے۔ ذرا شرم نہیں آتی کہ مہمان سن لے گا۔" لفظ "بھونپو" پر علینا کو بے اختیار ہنسی آ گئی جسے چھپاتے ہوئے وہ کچن میں چلی آئی۔ اتنی گرمی میں چائے بنانا اسے شدید کوفت سے دوچار کر رہا تھا۔ اگر امی اس وقت گھر پر نہ ہوتیں تو وہ شرجیل بھائی کو دروازے سے ہی رخصت کر دیتی۔

"پتا نہیں کیوں وقت بے وقت منہ اٹھائے چلے آتے ہیں۔" بڑبڑاتے ہوئے اس نے چائے کا پانی چولھے پر رکھا۔

"کیا ہوا بھئی تمہارا موڈ اس وقت کافی آف لگ رہا ہے؟" شرجیل کی آواز پر وہ اچھل ہی پڑی۔

"افوہ شرجیل بھائی، آپ تو ڈرا ہی دیتے ہیں۔" اس نے خفگی سے انہیں گھورا۔

"دراصل میں یہ کہنے آیا تھا کہ چائے کا تکلف مت کرو۔ میں بس جا رہا ہوں۔" شرجیل کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس نے علینا کی باتیں سن لی ہیں۔ وہ دل ہی دل میں خوش ہو گئی۔

"تم روٹھے ہم چھوٹے۔ کاش آپ بہت عرصے کے لیے ناراض ہو جائیں۔" یہ سب اس نے دل میں سوچا تھا لیکن بظاہر بہت معصومیت سے پوچھا۔

"آپ اتنی جلدی جا رہے ہیں۔ امی نے تو آپ کے لیے چائے بنانے کو کہا تھا۔"

"اصل میں مجھے خوف ہے کہ کہیں چائے کی پتی کے بجائے تم پیالی میں زہر ہی نہ ڈال دو، میں اپنے امی اور ابو کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ مر گیا تو وہ بھی بے موت مارے جائیں گے۔" چہرے پر مظلومیت کا کافی اچھا تاثر سجایا تھا شرجیل نے۔ وہ بری طرح تپ گئی۔

"ویسے آئیڈیا بہت اچھا دیا ہے آپ نے۔ آئندہ میں بہترین کوالٹی کا زہر منگوا کر رکھوں گی تاکہ آپ کو مرنے میں زیادہ دیر نہ لگے اور میں بھی انتظار کی زحمت سے بچ جاؤں۔"

"چلو خیر اب چائے بنا ہی دو۔ باتوں، باتوں میں چائے کا پانی کھولنے لگا ہے بالکل تمہارے مزاج کی طرح۔" وہ بہت اطمینان سے کہتا ہوا واپس پلٹ گیا۔

"اللہ کی قسم اس وقت تو میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں یہ چائے کا پانی آپ کے سر پر ڈال دوں۔" اس نے دانت پیس کر باہر جاتے ہوئے شرجیل کی طرف دیکھا جسے ہاجرہ بہت محبت سے پکار رہی تھیں۔

☆☆☆

"پتا نہیں ان ڈائجسٹوں اور ٹی وی کے ڈراموں میں ہیروئن کے کزنز اتنے ہینڈسم کیسے ہوتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں تو اس معاملے میں بہت ہی غریب ہوں۔" اس نے بہت حسرت سے سامنے ٹی وی اسکرین پر چلتے ہوئے ڈرامے کو دیکھتے ہوئے اریبہ کو مخاطب کیا تو وہ بے اختیار ہنس دی۔

"علینا خدا کے لیے تم اپنے کزنز کا مقابلہ افسانوں اور ڈراموں کے ہیروز سے کرنا چھوڑ دو۔ اپنے آپ کو افسانوی دنیا سے نکال کر دیکھو تو تمہیں اپنے اردگرد کے لوگ خود بخود اچھے لگنے لگیں گے۔" اریبہ کی یہ نصیحت اسے ذرا بھی نہ بھائی۔ اس نے بہت خفگی سے اسے دیکھا۔

"یہ تم بات بے بات مجھے افسانوں اور ڈراموں کا طعنہ کیوں دینے لگتی ہو۔ یہ خالصتاً میرے اپنے خیالات اور احساسات ہیں۔ مجھے اللہ نے حسن پرست بنایا ہے تو پھر بھلا میں کیسے شرجیل بھائی جیسے کزن کو برداشت کروں جو ہر وقت میری جان کو آئے رہتے ہیں۔"

"بری بات ہے علینا کسی کا ذکر یوں حقارت سے نہیں کرنا چاہیے۔ شرجیل بھائی اب اتنے برے بھی نہیں ہیں۔" اریبہ نے فوراً ہی اسے ٹوکا۔

"ہاں اتنے برے بھی نہیں ہیں بس رنگ گہرا سانولا ہے۔ آنکھیں بھی غور سے دیکھنے پر نظر آ ہی جاتی ہیں اور ناک کی چوڑائی نہ پوچھیے ایسا لگتا ہے کہ......"

"بس کر دو علینا۔" بے اختیار اریبہ نے اس کا جملہ پورا ہونے سے قبل ہی اسے ٹوکا تھا۔ "میں مانتی ہوں تمہیں شرجیل بھائی پسند نہیں ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ

www.urdupalace.com

تم ان کی شکل صورت کا یوں مذاق اڑاؤ۔ اچھی خاصی نرم دل لڑکی ہو تم پھر شرجیل بھائی کے لیے اتنی بے رحم کیوں ہو جاتی ہو؟'' اریبہ کے لہجے میں ٹھیک ٹھاک غصہ تھا۔ علینا کچھ کھسیاسی گئی۔

''میں کیا کروں اریبہ؟ مجھے وہ ذرا بھی اچھے نہیں لگتے۔ مجھے ان کی کچھ کہتی ہوئی آنکھوں سے شدید الجھن ہوتی ہے۔ ان کی باتوں میں چھپے اُن کے جذبات میں اچھی طرح سے سمجھتی ہوں اریبہ پھر مجھے اُن سے چڑ نہ ہو تو کیا ہو؟'' اس نے بہت الجھے ہوئے انداز میں اپنی صفائی پیش کی۔

''ہاں اس بات کو تو میں نے بھی محسوس کیا ہے۔ شرجیل بھائی کی خاموش محبت کچھ نہ کہتے ہوئے بھی جیسے سب کچھ کہہ جاتی ہے۔ اس دن تمہاری سالگرہ پر تمہاری اتنی بے اعتنائی، اتنی بے رخی کو محسوس کرتے ہوئے بھی انہیں اپنی آنکھوں پر اختیار نہ تھا۔ ان کی نظریں بھٹک کر بس بار، بار تمہارے ہی چہرے پر رک رہی تھیں۔'' اریبہ کی بات پر علینا شرارت سے ہنس دی۔

''ہائے اریبہ کتنے افسانوی سے جملے ہیں تمہارے۔ کاش شرجیل بھائی کی جگہ اگر یہ ظالم ہوتا تو ان جملوں میں کتنی خوب صورتی سمٹ آتی۔'' وہ ٹی وی اسکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی جس میں ہینڈسم سا ہیرو کزن کے روپ میں ہیروئن کو زمانے سے ٹکرانے پر اکسا رہا تھا۔

''سدھر جاؤ علینا۔ یہ شکل صورت سب ثانوی چیزیں ہیں۔ سچی محبت نصیب والوں کو ملتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول نہیں سنا تم نے کہ زندگی، اس کے لیے مت گزارو جس کے لیے تم زندہ ہو بلکہ زندگی اس کے لیے گزارو جو تمہاری وجہ سے زندہ ہے۔'' اریبہ نے بڑے خوب صورت قول کے ساتھ اسے سمجھانے کی کوشش کی تو وہ کچھ جھنجلاسی گئی۔

''افوہ اریبہ یہ تم شرجیل بھائی کی اتنی وکالت کیوں کر رہی ہو چلو میں تائی امی سے کہہ کر اُن کا رشتہ تمہارے لیے بھجواتی ہوں، کیا تم یہ رشتہ قبول کر لو گی؟ یہ نصیحتیں اور اقوال تم اپنے اوپر بھی تو لاگو کر کے دیکھو۔'' اس کے طنز کو اریبہ نے بڑے تحمل سے برداشت کیا تھا۔

''ان اقوال کو سمجھنے کے لیے بہت گہرائی میں جانا پڑتا ہے اور تم بالکل سطحی ذہن کی مالک ہو اور دوسری بات یہ کہ مجھے اس رشتے پر ہرگز کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن ان کے دل میں تم ہو، میں نہیں۔ بس یہی انکار کی وجہ بنتی ہے۔'' اریبہ نے بہت ٹھہرے ہوئے انداز میں اس کے طنز کا جواب دیا تھا لیکن دہکتے ہوئے شعلوں کی حدت علینا نے اس کے ہر لفظ میں محسوس کی تھی۔

☆☆☆

''امی آپ نے مجھے بلایا؟'' اس نے دروازے سے ہی پکار کر پوچھا تو ہاجرہ نے سر کے اشارے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ طوعاً و کرہاً اندر چلی آئی۔ اتنا مزے دار ایوارڈ شو آ رہا تھا جب فواد نے آ کر اسے امی کے بلانے کی اطلاع دی تھی۔

''افوہ فواد، امی سے کہہ دو میں تھوڑی دیر میں آؤں گی بس بریک ہونے ہی والی ہے۔''

''نہیں باجی، امی نے آپ کو فوراً بلایا ہے۔'' وہ عجلت میں کہتا ہوا لاؤنج سے باہر نکل گیا تھا اور اس وقت کمرے میں امی کے پہلو سے وہ لگا بیٹھا یقیناً اسی کا منتظر تھا۔ علینا کا ماتھا ٹھنکا، یقیناً کوئی خاص بات تھی جس کی گواہی فواد کی آنکھوں کی چمک اور ہونٹوں میں دبی شرارتی سی مسکراہٹ دے رہی تھی۔ وہ کچھ تجسس سے امی کے نزدیک آ کر بیٹھ گئی۔

''سب خیریت تو ہے ناں امی؟'' اس نے سوالیہ نظروں سے ماں کی جانب دیکھا۔

''ہاں۔ ہاں، سب ٹھیک ہے بس تمہیں بتانا تھا کہ کل شام شہزاد بھائی اور رابعہ بھابی آ رہے ہیں ہمارے گھر تمہارا رشتہ لے کر۔'' اُن کا یہ جملہ بم بن کر جیسے اس کے پرخچے اڑا گیا۔

''میرا رشتہ لے کر؟'' اس نے ناقابلِ یقین نظروں سے ماں کو دیکھا۔

''ظاہر سی بات ہے اب وہ شرجیل بھائی کے لیے

www.urdupalace.com

میرا پروپوزل تو لانے سے رہے۔" پندرہ سالہ فواد نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا تو وہ بھڑ ہی اٹھی۔

"اپنے بے تکے مذاق اپنے پاس ہی رکھا کرو بدتمیز۔ ورنہ مجھ سے مار کھاؤ گے۔" وہ اتنی زور سے چلائی کہ فواد کی ہنسی کو بریک لگنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگا تھا۔

ہاجرہ نے گہری نظروں سے اس کے غصے سے تمتماتے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا۔

یہ تو وہ بھی جانتی تھیں کہ اُن کی حسن پرست اور خود پسند بیٹی کو شرجیل اپنے رنگ اور معمولی نقوش کی وجہ سے نہیں بھاتا ہے اور اس رشتے کی بات سن کر وہ ضرور اپ سیٹ ہو گی لیکن اس کے اتنے شدید ری ایکشن کی انہیں توقع نہیں تھی۔

صبح جب رابعہ بھابی نے فون پر اپنے آنے کی اطلاع دیتے ہوئے اپنا مدعا بھی بیان کیا تھا تو ہاجرہ نے فوراً ہی شارجہ فون کر کے اپنے شوہر کو اس خبر کی اطلاع دیتے ہوئے علینا کی مرضی کے متعلق اپنے خدشات کا اظہار بھی کیا تھا لیکن ارشد نے ان کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔

"افوہ ہاجرہ تم بھی کمال کرتی ہو۔ ارے علینا ابھی نادان ہے، کم عقل ہے۔ اس عمر میں لڑکیاں افسانوی دنیا میں رہتی ہیں۔ انہیں شوہر کے روپ میں ایک ہیرو چاہیے ہوتا ہے۔ وہ شکل صورت اور پرسنالٹی کو لڑکے کے کردار، اس کی نیچر اور اس کے برائٹ فیوچر پر زیادہ فوقیت دیتی ہیں لیکن شادی ہو جانے کے بعد وہی عام سی صورت والا شوہر انہیں جی جان سے پیارا ہو جاتا ہے۔" انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار اتنے اعتماد سے کیا کہ وہ مزید بحث کر ہی نہیں سکیں۔

"دیکھو ہاجرہ میرے پاس بھی کل شہزاد بھائی کا اس سلسلے میں فون آیا تھا، بھئی مجھے تو دل سے خوشی ہوئی۔ شرجیل اپنا خون ہے، ہم بچپن سے اسے دیکھ رہے ہیں۔ کتنا باادب، تمیز دار اور کیئرنگ نیچر کا لڑکا ہے وہ۔ جاب بھی اسے کتنی اچھی مل گئی ہے۔ آگے بھی ترقی کے شاندار چانسز ہیں۔ ہماری علینا اپنے تایا، تائی کی کتنی چہیتی ہے کتنی چاہ سے وہ اسے مانگ رہے ہیں۔ ہمیشہ خوش رہے گی میری بچی۔ میں تو تصور بھی نہیں کر سکتا ان لوگوں کو انکار کرنے کا۔" آخری جملہ کہتے ہوئے وہ خاصے جذباتی سے ہو گئے۔ اُن کا اتنا لمبا لیکچر سننے کے بعد ہاجرہ کے پاس سوائے ان کی ہاں میں ہاں ملانے کے اور کوئی چارہ نہیں رہا تھا۔

ویسے بھی ان کے شوہر پرائے دیس میں صرف انہی لوگوں کے آرام و آسائش اور خوشیوں کی خاطر اپنی فیملی سے دور تنہائی کا دکھ جھیلتے ہوئے شارجہ میں ایک بڑی فرم میں اچھی پوسٹ پر تھے۔ یہ جاب انہیں پچھلے سال ہی اپنے ایک دوست کے توسط سے ملی تھی۔ بچوں کی پڑھائی ڈسٹرب ہو جانے کے خیال سے فی الحال وہ ان لوگوں کو اپنے پاس نہیں بلا پا رہے تھے لیکن علینا کے رشتے کی بات کے بعد اب ان کا پورا ارادہ ہو رہا تھا کہ وہ بیٹی کی رخصتی کر کے بیوی اور بیٹے کو اپنے پاس بلا لیں گے۔ لیکن اس وقت علینا نے رو، رو کر اپنا جو حشر کیا ہوا تھا وہ ہاجرہ کے ہوش اڑائے دے رہا تھا۔

"امی پلیز کوئی بھی بہانہ کر کے تائی امی کو منع کر دیں یہاں آنے سے۔" وہ روتے ہوئے بار، بار یہی تکرار کیے جا رہی تھی اور ہاجرہ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کریں تو کیا کریں۔ شہزاد بھائی کو آنے سے منع کرنا گویا اپنی ازدواجی زندگی کو داؤ پر لگانا تھا۔ ارشد شاید انہیں اور علینا کو کبھی معاف نہیں کرتے اور دوسری طرف بیٹی کے بے بس آنسو انہیں اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

ذاتی طور پر تو انہیں بھی شرجیل بہت پسند تھا۔ کتنی محبت اور اپنائیت تھی اس کی طبیعت میں۔ علینا کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جو چراغ جل اٹھتے تھے وہ بھی ان سے ڈھکے چھپے نہیں تھے۔" پتا نہیں علینا کو اس سادہ اور پُرخلوص شخص سے اتنی نفرت کیوں ہے۔" انہوں نے بہت تاسف سے سسکیاں لیتی ہوئی علینا کی جانب دیکھا۔

"علینا اگر تم ٹھنڈے دل سے سوچو تو خوش قسمتی خود تمہارے دروازے پر دستک دینے آ رہی ہے اور....." ان کا جملہ پورا ہونے سے قبل ہی وہ چیخ اٹھی۔

www.urdupalace.com

''امی پلیز یہ خوش قسمتی نہیں بلکہ ایک بلا ہے جو دستک دیے بغیر میری خوشیوں کو کھانے ہمارے گھر آ رہی ہے۔ میں مر جاؤں گی امی اگر آپ نے ہاں کر دی۔''

''یا اللہ میں کیا کروں!'' ہاجرہ نے بہت بے بسی سے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ تبھی لاؤنج میں رکھے فون کی تیز بجتی ہوئی گھنٹی نے جیسے خود ہی اس مسئلے کا حل سنا دیا تھا۔

☆☆☆

''باجی یہ سب آپ کی بددعاؤں کی وجہ سے ہوا ہے۔'' فواد نے بہت شکایتی نظروں سے علینا کی جانب دیکھا۔

''ارے واہ...... بھلا اس حادثے کا مجھ سے کیا تعلق۔ میں نے تو محض اس رشتے سے انکار کیا تھا جو کہ میرا حق ہے۔'' اس کے لہجے میں ہٹ دھرمی تھی۔

''آپ جس طرح بین کر رہی تھیں وہ بددعا کا ہی ایک روپ تھا۔'' وہ ہنوز اپنی بات پر قائم تھا۔

''زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ اگر میں خوشی خوشی ہاں کر دیتی تو اُن کا ایکسیڈنٹ نہیں ہوتا اور اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کو بددعا نہیں کہتے سمجھے تم۔'' علینا نے سختی سے اسے ڈانٹا۔

''اس وقت حق وق کی بات مت کیجیے اور شرجیل بھائی کے لیے دعا کریں۔ امی نے ابھی فون پر بتایا ہے کہ کافی چوٹیں آئی ہیں۔'' فواد نے ناگواری سے اسے ٹوکا۔

''نہ وہ میری بددعاؤں سے زخمی ہوئے ہیں اور نہ ہی میری دعا اُن کو لگے گی۔ ان سب چیزوں کا تعلق احساس اور محبت سے ہوتا ہے اور میرے دل میں ان کے لیے ایسا کوئی جذبہ ہے ہی نہیں۔'' وہ غصے سے کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ فواد نے بہت تاسف سے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

☆☆☆

وہ ایک لمحے کو تو حیرت سے گنگ ہی رہ گئی۔ بہت ہی ناقابلِ یقین نظروں سے اس نے ماں کو دیکھا۔

''ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔ جاؤ جا کر کپڑے بدلو اور ہلکا سا میک اپ بھی کر لینا۔ آج ہی کالج سے تم کو دیر سے آنا تھا اور یہ موبائل کیوں آف رہتا ہے تمہارا؟'' ہاجرہ ایک ہی

انمول موتی

☆ انسان کی گفتگو سے اس کا وزن کیا جاتا ہے اور اس کے کردار سے اس کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

☆ خوب صورت ہونا اہم نہیں بلکہ اہم ہونا خوب صورتی ہے۔

☆ انسان کی خوب صورتی سے محبت نہیں ہوتی بلکہ جس سے محبت ہو جائے وہ خوب صورت لگنے لگتا ہے۔

☆ رشتے خون کے نہیں ہوتے احساس کے ہوتے ہیں اگر احساس ہو تو اجنبی بھی اپنے اگر احساس نہ ہو تو اپنے بھی اجنبی لگتے ہیں۔

حوصلہ

ناکامی کا غم کرنے سے منزلیں نہیں ملتیں
حوصلے بھی ٹوٹ جاتے ہیں اکثر اداس رہنے سے

از: مہرین ضیا بنگش......کراچی

سانس میں اسے ہدایت دینے کے ساتھ، ساتھ سرزنش کرنا بھی نہیں بھولی تھیں۔

''امی لیکن عاصمہ آنٹی کو اچانک یہ کیا سوجھی اور اتنی ایمرجنسی میں کیوں آ رہے ہیں وہ لوگ؟'' اسے کسی طور یقین نہیں آ رہا تھا۔

عاصمہ، ہاجرہ کی کلاس فیلو ہوا کرتی تھیں۔ ان کی شادی کسی بزنس مین سے ہوئی تھی۔ قسمت کی دھنی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے میاں کا کاروبار کچھ ایسا چمکا کہ دولت کی ریل پیل میں ہاجرہ کی دوستی بالکل چھپ سی گئی۔ رسمی سلام دعا یا پھر اپنے شاندار سے بنگلے میں کسی فنکشن میں ہاجرہ بھی انہیں کبھی کبھار یاد آ جاتی تھیں۔ اس بار علینا بھی ان کے ساتھ عاصمہ آنٹی کے گھر اُن کے بیٹے کے امریکا جانے کے سلسلے میں ایک شاندار فنکشن میں گئی تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ خوابوں سے بھی زیادہ

www.urdupalace.com

حسین تھا ان کا گھر اور اس پر مستزاد ان کا خوب صورت اور ہینڈسم بیٹا جو امریکا میں اپنا بزنس سیٹ کرنے جا رہا تھا۔ سارا وقت اس کی نگاہوں کے حصار میں رہا تھا۔

شہروز نے بھی آسمانی کپڑوں میں ملبوس اس پیاری سی لڑکی کا چپکے، چپکے یوں اپنی طرف دیکھنا محسوس کر لیا تھا۔ تبھی وہ ہاجرہ آنٹی کو سلام کرنے کے بہانے ان لوگوں کے قریب چلا آیا۔ علینا کا دل دھک، دھک کرنے لگا۔

''آنٹی، اس بار تو آپ شاید ایک سال بعد ہمارے گھر آئی ہیں۔'' کتنا خوب صورت اور میٹھا لہجہ تھا اس کا۔ شہروز کی شخصیت اس کی گفتگو اس کا انداز جیسے علینا کو ایک سحر میں جکڑ رہے تھے۔

''بس بیٹا میری اور عاصمہ کی دوستی کو ہم دونوں کی مصروفیات نے جیسے دھندلا کے رکھ دیا ہے۔ ویسے میں درمیان میں ایک بار آئی تھی لیکن تم سے ملاقات نہ ہو سکی۔''

ہاجرہ نے سہیلی کی بے مروتی پر مصلحت کا پردہ ڈالتے ہوئے بہت کمزور سا جواز پیش کیا تھا پھر شہروز نے کچھ باتیں علینا سے بھی کی تھیں اور وہ جیسے ایک ٹرانس میں اس کی باتوں کا جواب دیتی رہی تھی۔

واپس آ کر بھی بس سارا دھیان سارا خیال سمٹ کر اسی دشمنِ جان میں لگا دیا۔ وہ کچھ پل کچھ لمحے اس کی زندگی میں آ کر ٹھہر سے گئے جب شہروز اپنی وارفتہ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائے بہت دلکش انداز میں اس سے باتیں کر رہا تھا۔

''یہ ڈراما نگار اور افسانہ نگار خواتین کچھ ایسا غلط بھی نہیں لکھتیں۔ ان کے ہیرو مجسم ہو کر اسی دنیا میں کہیں نہ کہیں نظر آ ہی جاتے ہیں جیسے کہ شہروز۔'' اس نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

اریبہ اپنی ماموں زاد کی شادی میں ملتان گئی ہوئی تھی اور اس وقت وہ اپنی اس واحد ہمراز دوست کو بہت مس کر رہی تھی۔ اریبہ کے جانے کے بعد اس کی زندگی اس مختصر سے عرصے میں دو بڑے نئے موڑوں سے گزری تھی۔ شرجیل کے ایکسیڈنٹ نے وقتی طور پر اس کے رشتے کی بات ٹال دی تھی لیکن بہرحال خطرے کی تلوار بدستور علینا کو اپنے سر پر لٹکتی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ شرجیل تیزی سے روبصحت ہو رہا تھا اور اس کی صحت یابی کے بعد لازمی طور پر یہ ایشو پھر سے اٹھنا ہی تھا اور پھر شہروز سے ملنے کے بعد تو جیسے وہ اپنا دل اپنا چین وسکون اپنی نیند سب ہی شہروز کے حوالے کر آئی تھی۔

زندگی اپنے جادو کے پٹارے میں انسان کے لیے کچھ ایسے دن بھی چھپا کر لاتی ہے جو اسے حیران وششدر کر دیتے ہیں۔ علینا کے لیے بھی آج کا دن کچھ ایسا ہی جادوئی تھا۔ صبح ہی صبح ہاجرہ کے پاس عاصمہ کا فون آ گیا کہ شام کو وہ اپنی نند اور جیٹھانی کے ساتھ علینا کے سلسلے میں ان کے گھر آ رہی ہیں۔

ہاجرہ کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے۔ فوراً ہی شوہر کو فون گھما ڈالا۔ اس سے پہلے وہ انہیں علینا کے شدید ری ایکشن کے بارے میں بتا چکی تھیں جو شرجیل کے رشتے کے سلسلے میں اس نے دیا تھا۔ ارشد ایک لمحے کو سوچ میں پڑ گئے۔ اپنی بیٹی کے اونچے معیار اور خیالات سے اچھی طرح واقف تھے۔ تبھی بجھے ہوئے دل سے بیوی کو سمجھانے کی کوشش کی۔

''ہاجرہ ہمارے اور عاصمہ کے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق ہے اور تمہاری یہ دوست بہت اونچی ناک والی بھی ہے۔ ہماری حیثیت کو کم تر سمجھتی ہے علینا وہاں کبھی خوش نہیں رہے گی لیکن مجبوری یہ ہے کہ ہماری بیٹی کی نظروں میں صرف ظاہری حسن اور چمکتی دمکتی دنیا کی اہمیت ہے۔ ان روشنیوں کے پیچھے چھپے اندھیروں سے وہ واقف نہیں۔'' ارشد کا لہجہ تھکا، تھکا سا تھا۔

''پھر میں منع کر دوں عاصمہ کو؟'' ہاجرہ نے الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ پوچھا۔

''نہیں، ان لوگوں کو آنے دو۔ ابھی فوراً کوئی جواب نہیں دینا اور نہ ہی شہزاد بھائی اور بھابی کو اس رشتے کے بارے میں بتانا۔ میں یہ فیصلہ اللہ پر چھوڑتا ہوں مجھے پورا یقین ہے کہ اس کی مرضی میں میری بچی کی بہتری چھپی ہوئی ہے۔''

ارشد کی اجازت ملنے پر ہاجرہ نے شام کے لیے

www.urdupalace.com

خاصے انتظامات کر لیے تھے اور اس وقت علینا تو جیسے اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔ اس کے خوابوں کی تعبیر اتنی جلدی مل جائے گی اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔ تبھی اچانک ہی اریبہ کا فون آ گیا۔ وہ کل رات ہی ملتان سے واپس آئی تھی۔

''ارے بے مروت لڑکی تم تو ملتان جا کر مجھے بھول ہی گئی تھیں سیل بھی آف کر رکھا تھا۔'' اس نے اریبہ سے خفگی کا اظہار کرنا چاہا لیکن لہجے میں چھپی خوشی کو اریبہ نے فوراً محسوس کر لیا۔

''بس یار موبائل جلدی میں گھر پر ہی بھول گئی تھی لیکن یہ تو بتاؤ آج تمہاری آواز میں اتنی کھنک کیوں؟''

اریبہ کے تجسس پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تم کہتی تھیں ناں کہ میں ڈراموں اور افسانوں کی دنیا میں رہنا چھوڑ دوں لیکن اریبہ میری لگن سچی تھی مجھے میرا افسانوی ہیرو مل گیا ہے۔ وہ سچ مچ میری زندگی میں آ رہا ہے۔'' علینا کی ایکسائٹ منٹ عروج پر تھی۔ اریبہ نے بہت حیرانی سے اس کی بات سنی۔

''اور اب شرجیل بھائی کا کیا ہو گا۔ تم لوگ اپنے تایا کو کیسے انکار کرو گے؟'' علینا سے تفصیل سننے کے بعد اس نے گہری سانس لے کر پوچھا۔

''افوہ اریبہ! خدا کے لیے میری خوشی پر فضول سوال کر کے سیاہی تو نہ پھیرو امی، ابو کا مسئلہ ہے اور پھر ابو سے پوچھ کر ہی امی نے انہیں آنے کی اجازت دی ہے۔''

''ویسے علینا وہ موصوف تمہارے عشق میں کچھ زیادہ ہی دیوانے نہیں ہو رہے؟ ورنہ ایک ہی ملاقات کے بعد بھلا کون فوراً ہی رشتہ بھجواتا ہے......؟'' اریبہ نے اس کا موڈ بدلنے کی خاطر اسے چھیڑا تو وہ ہنس دی۔

''شرجیل بھائی جب شہروز کو دیکھیں گے ناں تو خود ہی دل میں شرمندہ ہو جائیں گے۔ بھلا میرا ان کا کوئی جوڑ بنتا تھا۔ پتا ہے ایک بار میں اپنی کچھ کتابیں لینے ان کے ساتھ ایک بک شاپ پر گئی تھی تو ایک لڑکا میرے قریب سے آہستہ سے یہ کہتا ہوا گزرا کہ ''حور کے پہلو میں لنگور۔'' وہ ہنستے ہوئے بہت تضحیک آمیز لہجے میں اریبہ کو وہ قصہ سنا رہی تھی۔

''خیر شرجیل بھائی اب اتنے برے بھی نہیں ہیں۔ وہ لڑکا یقیناً تم دونوں کو ساتھ دیکھ کر جیلس ہو گیا ہو گا۔ کوئی خوب صورت لڑکی لفٹ نہیں کرواتی ہو گی اسے۔'' اریبہ نے بہت ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ تبھی ہاجرہ کے پکارنے پر علینا نے عجلت میں اسے خدا حافظ کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔

☆☆☆

''امی مجھے تو وہ لوگ ذرا بھی پسند نہیں آئے۔ بہت ہی مغرور اور شو آف قسم کی خواتین تھیں۔'' فواد بڑی صاف گوئی سے اُن کا تجزیہ کر رہا تھا۔ علینا نے گھور کر اسے دیکھا۔

''تم ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے ہو کہ اپنی ماہرانہ رائے دے سکو۔ اس لیے اپنا منہ بند ہی رکھو تو اچھا ہے۔''

علینا کے ٹوکنے پر فواد شرارت سے ہنس دیا۔

''اگر ابھی میں ان خواتین کی تعریف کر رہا ہوتا تو باجی کے نزدیک مجھ سے زیادہ عقل مند کوئی اور نہ ہوتا۔'' ہاجرہ اس کی بات پر بے اختیار مسکرا دیں۔

''خیر فواد ایسا کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہا۔ عاصمہ تو خیر ہے ہی بہت مزاج والی لیکن اس کی نند اور جیٹھانی تو اس سے بھی دو ہاتھ زیادہ نظر آ رہی تھیں۔ مجھے حیرت اس بات پر ہو رہی ہے کہ بقول ان کے شہروز کے لیے ایک سے بڑھ کر ایک حسین اور ویل آف لڑکیوں کے رشتے موجود ہیں پھر انہیں ہماری علینا ہی کیوں شہروز کے لیے پسند آئی؟'' ہاجرہ کی تشویش پر علینا نے تفاخر سے انہیں دیکھا۔

''امی آپ کی بیٹی بھلا کسی سے کم ہے اور یقیناً وہ لوگ شہروز کے اصرار پر یہاں آئے ہیں۔ آپ نے نوٹ نہیں کیا تھا اس فنکشن میں وہ ہم لوگوں کو کتنی اہمیت دے رہا تھا۔'' ہاجرہ نے ٹھنڈی سانس لے کر اپنی خود پسند بیٹی کو دیکھا کچھ کہنا چاہا لیکن نہ جانے کیا سوچ کر خاموش ہو گئیں۔ دل کسی طور اس رشتے پر آمادہ نہیں ہو رہا تھا لیکن بیٹی کے چہرے پر بکھرے دھنک رنگوں کو بھی تو وہ نظر انداز نہیں کر سکتی تھیں۔

☆☆☆

www.urdupalace.com

لفظ کہنے والوں کا کچھ نہیں جاتا
لفظ سہنے والے کمال کرتے ہیں

"ارے اریبہ وہ سامنے ٹیبل پر شہروز کی شہلا پھوپی بیٹھی ہوئی ہیں۔ یہی تو کل عاصمہ آنٹی کے ساتھ ہمارے گھر آئی تھیں۔" علینا نے سرگوشی میں اریبہ کو بتایا۔ وہ لوگ ابھی ابھی ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی تھیں۔ کل شہروز کے گھر والوں کے آنے کی خوشی میں وہ اریبہ کو ٹریٹ دینے اپنے اس پسندیدہ ریسٹورنٹ میں آئی تھی۔ تبھی شہلا پھوپی کی نظر بھی ان دونوں پر پڑ گئی۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں اپنے پاس بلایا تو وہ دونوں کچھ جھجکتے ہوئے اُن کے نزدیک چلی آئیں۔ شہلا کے ساتھ ان کی کوئی دوست بھی تھیں۔

"آؤ علینا، کمال ہے بھئی ابھی میں تمہارے ہی متعلق رافیہ سے باتیں کررہی تھی اور تم اچانک ہمیں مل گئیں۔" انہوں نے بہت گرم جوشی سے دونوں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کیا اور ساتھ ہی ساتھ بیٹھنے کو بھی کہا۔ اریبہ نے آنکھوں کے اشارے سے علینا کو منع بھی کرنا چاہا لیکن وہ اس وقت تک بیٹھ چکی تھی سو ناچار اریبہ کو بھی اس کی پیروی کرنا پڑی۔

"بھئی مجھے تو تم بہت پسند آئی ہو علینا۔ شہروز سے بھی میں نے گھر جا کر تمہاری بہت تعریف کی۔" شہلا کی بات پر علینا کے چہرے پر فخر و خوشی کے رنگ بکھر گئے۔

"ہاں بھئی تم کیوں نہ تعریف کرو گی آخر شہروز کو منانے کا معرکہ بھی تو تم ہی نے سر کیا ہے۔" رافیہ نے ہنستے ہوئے انہیں چھیڑا تو اریبہ کے ساتھ، ساتھ علینا نے بھی چونک کر اُن دونوں کو دیکھا۔

"بھئی عاصمہ بھابی کی پریشانی اور ڈپریشن مجھ سے برداشت نہیں ہورہا تھا۔ اپنے اکلوتے بیٹے سے اٹیچڈ بھی تو بہت ہیں۔ اس کے امریکا جانے پر اتنی اداس ہورہی تھیں تو بس میں نے ہی شہروز کو فوری شادی کے لیے راضی کیا تاکہ اُن کا کچھ دل بہل جائے۔" شہلا نے مسکراتے ہوئے وضاحت دی تو علینا کی جان میں جان آئی۔

"ویسے بیٹا تمہیں شہروز کے امریکا جانے کے بعد عاصمہ بھابی کا بہت خیال رکھنا ہوگا۔ ہم لوگوں نے اسی لیے تمہارا انتخاب کیا ہے کہ متوسط گھرانوں کی لڑکیاں زیادہ نخرے نہیں دکھاتیں۔ ورنہ ہمارے شہروز کے لیے حسین اور امیر کبیر لڑکیوں کی کمی نہ تھی لیکن وہ کب تو شہروز سے پہلے ہی امریکا اڑ جانے کے لیے تیار تھیں پھر عاصمہ بھابی تو ویسے ہی تنہا کی تنہا رہ جاتیں۔" اپنے حساب سے وہ علینا کو شاید اس کی حقیقت بتا کر آنے والے وقت کے لیے تیار کررہی تھیں۔

"کیا مطلب آنٹی یعنی علینا، شہروز کے ساتھ امریکا نہیں جائے گی۔" اریبہ نے حیرت سے انہیں دیکھا۔ علینا کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑنے لگا تھا۔

"کمال کرتی ہو تم بیٹا، ہم نے علینا کو امریکا بھیجنے کے لیے نہیں بلکہ یہاں عاصمہ بھابی کی تنہائی کی خاطر اپنی بہو بنانے کا سوچا ہے ورنہ ہم اپنے اسٹینڈرڈ کی بہو نہ لے آتے، شہروز کے جوڑ کی امیر ترین اور حسین ترین لڑکی کا رشتہ چھوڑ کر ہم نے اس سیدھی سادی عام سی لڑکی کو اپنے گھر لانے کا اسی لیے سوچا ہے کہ وہ سسرال کو اپنا گھر سمجھے گی۔ ارے عاصمہ بھابی نے تو علینا کی خاطر لوگوں کی باتوں کی بھی پروا نہیں کی جو انہیں طعنے دے رہے ہیں کہ......" وہ بات ادھوری چھوڑ کر چپ ہوگئیں۔

"کیا طعنہ دے رہے ہیں وہ آنٹی؟" اریبہ نے بہت ضبط سے پوچھا۔

"بس کیا بتاؤں، جلنے والے تو جلتے ہیں ناں، بقول ان کے عاصمہ بھابی مخمل میں ٹاٹ کا پیوند لگانے کے درپے ہیں۔ عاصمہ بھابی نے بھی سب کو ٹھیک ٹھاک سنا دیں کہ انہیں اپنی بہو جان سے پیاری ہے۔ وہ صورت اور اسٹیٹس سے زیادہ سیرت اور کردار کو ترجیح دیتی ہیں۔" شہلا نے بہت پیار سے علینا کا ہاتھ تھام لیا جو برف کی طرح ٹھنڈا ہورہا تھا۔

"اصل میں شہروز ہے ہی اتنا ہینڈسم، گڈلکنگ اور سرخ و سفید کہ سب سمجھتے تھے کہ عاصمہ اس کے لیے کوئی حور پری ہی ڈھونڈ کر لائیں گی۔ شاید اسی لیے لوگ عاصمہ کی پسند پر جل رہے ہیں۔" رافیہ نے شہلا کی بات کا دفاع

www.urdupalace.com

کیا بھی تو ان الفاظ میں جو علینا کی روح تک جھلسا گئے۔

اللہ نے زبان میں بڑے، بڑے ہتھیاروں سے زیادہ طاقت رکھی ہے۔ اس کی ذرا سی جنبش انسان کو بے موت مار بھی سکتی ہے اور اندر سے مرے ہوئے شخص کو زندہ بھی کر سکتی ہے۔ اریبہ اچھی طرح سے علینا کے زرد پڑتے چہرے کو محسوس کر رہی تھی۔ اپنی دوست کی نیچر کو اس سے زیادہ بھلا کون سمجھ سکتا تھا۔ جانتی تھی کہ علینا کی خود پسندی کو اس وقت کتنی شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ لڑکی جسے اپنے حسن، اپنی ذات پر بڑا زعم تھا۔ کالج میں، دوستوں میں، خاندان میں جو اپنے مقابل کسی کو نہیں گردانتی تھی آج خود اپنی ہی نظروں میں گری جا رہی تھی۔

''اچھا آنٹی آپ لوگ کھانا انجوائے کریں۔ ہمارا بھی آرڈر بس آنے ہی والا ہوگا۔'' اریبہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو علینا بھی فوراً ہی کھڑی ہوگئی۔

''او کے بیٹا خوش رہو۔ رافیہ تمہیں اچھا لگا ہاں ہماری ہونے والی بہو سے مل کر۔'' شہلا پھوپی نے بہت لگاوٹ بھری نظروں سے علینا کو دیکھتے ہوئے رافیہ سے پوچھا۔

''ہاں بھئی ماشاء اللہ بہت اچھی بچی ہے۔'' رافیہ نے رکھی سا جملہ بولا تھا۔ وہ دونوں اپنی ٹیبل پر واپس آگئی۔ اریبہ نے گہری نظروں سے علینا کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

''یار تم ان خواتین کی جاہلانہ باتوں کو دل پر مت لو۔ اگر انہیں عقل و سمجھ ہوتی نا تو وہ اپنی بھابی کے پلان پر یوں پانی نہ پھیرتیں۔''

''کیا مطلب؟'' اریبہ کی بات پر علینا نے چونک کر اسے دیکھا۔

''ارے بھئی اپنی بے وقوفی میں وہ بتا گئیں کہ شہروز یہ شادی محض اپنی ماں کو خوش کرنے اور اُن کی تنہائی دور کرنے کے لیے کر رہا ہے۔ اسے بیوی نہیں، تمہارے روپ میں اس کی ماں کو بہلانے کے لیے ایک کھلونا چاہیے۔ ویسے میں تم سے ایک بات پوچھوں؟'' اس نے سوالیہ نظروں سے علینا کی جانب دیکھا جو اس کے جملوں کی تلخی اور سچائی دونوں ہی کی کڑواہٹ اپنے دل پر محسوس کر رہی تھی۔

''ہاں پوچھو۔'' اس نے بے دلی سے جواب دیا۔

''تم نے نوٹ کیا کہ شہروز کے سامنے وہ تمہاری شخصیت کو ایسے ہی کمتر سمجھ رہی تھیں جیسے تم اپنے مقابلے پر شرجیل بھائی کو سمجھتی ہو۔ اتنی سی دیر میں مجھے یہ اندازہ بھی ہوگیا ہے کہ تم اپنی زندگی میں جس اہمیت کی عادی ہو وہاں تمہیں محض مخمل میں ٹاٹ کا پیوند کہا جائے گا۔ علینا میرے خیال میں حور کے پہلو میں لنگور والے محاورے میں تمہاری ہی عزت، قدر اور اہمیت ہے۔'' اریبہ کی صاف گوئی جیسے اس کے ذہن کے در کھول رہی تھی۔

''تمہارا مطلب ہے میں شرجیل بھائی کے لیے ہاں کر دوں؟'' اس نے بظاہر برا مان کر کہا۔ حالانکہ دل میں وہ پوری طرح سے اریبہ کے خیالات سے متفق ہو رہی تھی۔ وہ بچپن سے ہی بے حد خود پسند رہی تھی اور اس وقت جو ہتک اس نے اپنے لیے محسوس کی تھی، اسے ساری زندگی برداشت کرنے کا اس میں ہرگز حوصلہ نہ تھا۔ اسے ہمیشہ احساسِ برتری کے ساتھ جینے کا شوق تھا۔

''ہاں بالکل، تمہاری تائی، عاصمہ آنٹی کی طرح اپنی خدمت کروانے نہیں بلکہ اپنے بیٹے کی خوشی، اس کی شدید محبت کی خاطر بہت ارمانوں سے تمہیں ایک شہزادی کی طرح اپنے گھر لے جانا چاہ رہی ہیں۔ اب تم سوچ لو کہ لوگ تمہیں حور کہیں یا ٹاٹ کا پیوند۔''

علینا نے کچھ دیر سوچا اور پھر ایک دم کھسیا کر ہنس دی۔

''اریبہ مجھے حور کے پہلو میں لنگور بیٹھا ہوا زیادہ اچھا لگے گا۔'' اس بار اس کی ہنسی میں اریبہ کا قہقہہ بھی شامل ہوگیا تھا۔

اُن سے کچھ فاصلے پر بیٹھی ہوئی شہلا نے دونوں لڑکیوں کو یوں بے ساختہ ہنستے ہوئے دیکھا تو ایک طنزیہ سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ رافیہ سے بولی تھیں۔

''متوسط طبقے کی اس لڑکی کو اتنا اونچا گھر اور شاندار دولہا مل رہا ہے نا، ذرا دیکھو تو سہی مارے خوشی کے دانت ہی بند نہیں ہو رہے۔''

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com